بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

وَمَنْ يَّكُوْنُ يَطْعَنُ فِىْ مُعَاوِيَةَ
فَذَالِکَ كَلْبٌ مِنْ كِلَابِ الْهَاوِيَةِ
(نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۴۳۰)۔

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ رحمۃ للعالمین بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204 -- 0301-3057570

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْد

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

حدیث نمبر۱۔ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ اِلٰی جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَی النَّاسِ مَرَّةً وَ اِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُوْلُ: اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۳۷۴۶، ۷۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۶۲، ترمذی حدیث رقم: ۳۷۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

حدیث نمبر۲۔ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا، قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: اَنْتِ فِيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِیْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ، فَقُلْتُ: اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا [بخاری حدیث رقم: ۲۹۲۴، شرح السنة حدیث رقم: ۳۷۳۱، دلائل النبوة للبیهقی ۴۵۲/۶]۔ قال المهلب: فيه منقبة لمعاوية رضی اللہ عنہ كما فی فتح الباری۔

ترجمہ: حضرت اُمِ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ اُمِ حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ان کی مغفرت ہوگئی۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: نہیں۔

حدیث نمبر۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ : نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً عِنْدَنَا ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ ، فَقُلْتُ : مَا اَضْحَكَكَ ؟ قَالَ : اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوا عَلَيَّ ، يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ ، فَدَعَا لَهَا ، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا ، فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ : اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِياً ، اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ ، فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ [بخاری حدیث رقم :۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۹ ، ۲۸۰۰ ، ۲۸۷۷ ، ۲۸۷۸ ، ۲۸۹٤ ، ۲۸۹٥ ، ٦۲۸۲ ، ٦۲۸۳ ، ۷۰۰۱ ، مسلم حدیث رقم : ٤۹۳٤ ، ٤۹۳٥ ، ابو داؤد حدیث رقم : ۲٤۹۰، ۲٤۹۱ ، ترمذی حدیث رقم: ١٦٤٥ ، نسائی حدیث رقم: ۳۱۷۱ ، ۳۱۷۲، ابن ماجة حدیث رقم :۲۷۷٦ ، شرح السنة حدیث رقم: ۳۷۳۰]۔ وقبر ام حرام یزوره الخاص والعام الیٰ هذه الایام

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ اپنی خالہ اُمِ حرام بنتِ ملحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔

انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھے ان میں سے کردے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرادیا اور وہ شہید ہو گئیں۔

حدیث نمبر۴۔ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ ﷺ قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَۃٍ وَّعِنْدَہٗ مَوْلیٰ لِابْنِ عَبَّاسٍ ، فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: دَعْہُ فَاِنَّہٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۳۷٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ﷺ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، وہ ابن عباس کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے۔

حدیث نمبر۳۔ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ ﷺ : قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: ھَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ ، فَاِنَّہٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ ، قَالَ: اِنَّہٗ فَقِیْہٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۳۷٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہے۔

حدیث نمبر۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِشْقَصٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُ [بخاری حدیث رقم: ۱۷۳۰، مسلم حدیث رقم: ۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱٦۹۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱٦۰٤۸،

١٦٠٤٩، ١٦٠٥٠، ١٦٠٥١، ١٦٠٥٢، ١٦٠٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷛ حضرت امیر معاویہ ﷛ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

حدیث نمبر٦۔ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ اَخبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِهِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا هٰذَا اِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهِماً [مسند احمد حديث رقم: ١٦٨٦٩، ١٦٩٤١، ١٦٩٤٢، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ١٦٠٥٣، السنة للخلال: ٦٧٤ وقال الخلال اسناده ضعيف]۔ شَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ و كذا روى عن محمد بن سيرين و اسناده صحيح كما فى السنة للخلال : ٦٧٥

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص (قینچی) سے قصر کرائے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سواء کسی کے ذریعے نہیں پہنچی، تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والا نہیں تھا۔

حدیث نمبر٧۔ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِى سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهٗ، فَقَالَ لِلنَّبِىِّ ﷺ : يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: عِنْدِىْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ، اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ، اُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةَ، تَجْعَلُهٗ كَاتِباً بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِىْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٤٠٩، ابن حبان حديث رقم: ٧٢٠٩]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس ﷛ فرماتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ، مجھے تین چیزیں دے دیجیے، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا میرے پاس عرب کی حسین وجمیل بیٹی

ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا مجھے امیر بنا دیں تاکہ میں کافروں کے خلاف جنگ کروں جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا تھا، فرمایا ٹھیک ہے۔

حدیث نمبر ۸۔ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ، وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیاً مَهْدِیاً وَاهْدِ بِهٖ [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۴۲، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۶۵۶، السنة للخلال: ۶۹۹]۔ له طرق و لذا قَالَ التِّرْمَذِیْ حَسَنٌ و قال الخلال فی اسناده ابو الفتح مجهول الحال و بقیة رواته ثقات، و قال مجاهد لو رایتم معاویة لقلتم هذا المهدی [السنة للخلال: ۶۶۹ و قال اسناده ضعیف]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عمیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

حدیث نمبر ۹۔ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ، وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَیْراً وَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ، فَقَالَ: عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ [ترمذی حدیث رقم: ۳۸۴۳]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔ حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

حدیث نمبر ۱۰۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِیَةَ الْکِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ

حِبَّانَ [مسند احمد حدیث رقم:۱۷۱۵۷، ابن حبان حدیث رقم: ۷۲۱۰،
السنة للخلال: ۷۱۲]۔ قال الخلال اسناده ضعیف

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

حدیث نمبر ۱۱۔ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا دَعُوا لِی اَصْحَابِی وَ اَصْهَارِیْ ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ یعنی میری خاطر میرے صحابہ کو اور میرے سسرال کو کچھ نہ کہا کرو، جس نے ان کو گالی دی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۷)۔ واضح رہے کہ حضرت امیر معاویہ ﷺ نبی کریم ﷺ کے برادر نسبتی یعنی آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲۔ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَلَمْ اَرَ هَمْدَانِيًّا كَانَ اَفْضَلَ مِنْهُ ، قُلْتُ وَلَا مَسْرُوْقٌ؟ قَالَ: وَلَا مَسْرُوْقٌ ، قَالَ: اِهْتَمَمْتُ بِاَمْرِ اَهْلِ صِفِّيْنَ وَمَا كُنْتُ اَعْرِفُ مِنَ الْفَضْلِ فِی الْفَرِيْقَيْنِ فَسَأَلْتُ اللهَ اَنْ يُرِيَنِیْ مِنْ اَمْرِهِمْ اَمْرًا اَسْكُنُ اِلَيْهِ فَأُرِيْتُ فِیْ مَنَامِیْ اَنِّیْ رُفِعْتُ اِلٰى اَهْلِ صِفِّيْنَ فَاِذَا اَنَا بِاَصْحَابِ عَلِيٍّ فِیْ رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ بِمَا اُرٰى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفًا رَّحِيْمًا قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ ذُو الْكَلَاعِ ، وَحَوْشَبَ يَعْنِیْ اَصْحَابَ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا اَمَامَكَ ، فَهَبَطْتُ عَلَى الْقَوْمِ فِیْ رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ بِمَا اُرٰى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفًا رَّحِيْمًا ، قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ ؟ قَالُوْا اَلْقُوْا بَرْحًا [سنن سعید بن منصور حدیث رقم: ۲۹۵۵ ، المصنف لابن ابی شیبة ۸/۷۲۲، السنن الکبریٰ للبیهقی ۸/۱۷٤ حدیث رقم: ۱۷۱٦٥]۔

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی تابعی سے

افضل کوئی ہمدانی نہیں دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا مسروق بھی ان کے ہمسر نہیں تھے؟ فرمایا مسروق بھی نہیں تھے۔ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں خوب غور کیا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔ میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری راہنمائی فرمائے جس سے میری تسلی ہو جائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے اہل صفین کے پاس جنت میں لے جایا گیا۔ میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھے۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا کلاع اور حوشب والوں یعنی حضرت امیر معاویہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ تیرے سامنے موجود ہیں۔ میں ادھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھی۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا اہلِ نہروان پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ شدت میں پڑے ہیں۔

حدیث نمبر۱۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَوْ اَنَّ النَّاسَ لَمْ يَطْلُبُوْا بِدَمِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَآءِ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ۱۲۰، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۳۴۵۳، مجمع الزوائد ۹/۹۸ وَقَالَ: رِجَالُ الْكَبِيْرِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر لوگ حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

حدیث نمبر۱۴۔ حضرت عمر فاروق ﷺ کے سامنے کسی نے حضرت امیر معاویہ ﷺ کی برائی بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے سامنے قریشی جوان کا گلہ نہ کرو جو غصے میں بھی ہنستا ہے، رضامندی کے ساتھ جو چاہو اس سے لے لو مگر اس سے چھیننا چاہو تو کبھی

نہ چھین سکو گے (الاستیعاب صفحہ ٦٧٧)۔

حدیث نمبر ١٥۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد معاویہ جیسی سرداری کسی کی نہیں دیکھی۔ کسی نے کہا ابوبکر، عمر، عثمان، علی؟ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم یہ سب معاویہ سے افضل تھے لیکن سرداری میں وہ ان سب سے آگے تھے (الاستیعاب صفحہ ٦٧٧)۔ صحیح

حدیث نمبر ١٦۔ امام بخاری رحمت اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کَانَ مُعَاوِیَةُ رِدْفَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا مُعَاوِیَةُ مَا یَلِیْنِیْ مِنْکَ قَالَ بَطْنِی قَالَ اَللّٰھُمَّ اِمْلَاْهُ عِلْماً وَحِلْماً یعنی ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اے معاویہ تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے؟ عرض کیا میرا پیٹ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اسے علم اور حلم سے بھر دے (الخصائص الکبریٰ جلد ٢ صفحہ ٢٩٣)۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ارشادات

حدیث نمبر ١٧۔ عَنْ نُعَیْمِ ابْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: کُنْتُ مَعَ عَلِیٍّ بِصِفِّیْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَّا وَاَذَّنُوْا ، وَاَقَمْنَا فَاَقَامُوْا ، فَصَلَّیْنَا وَصَلُّوْا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا الْقَتْلٰی بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ ، فَقُلْتُ لِعَلِیٍّ حِیْنَ اِنْصَرَفَ : مَا تَقُوْلُ فِیْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاھُمْ ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْھُمْ یُرِیْدُ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الآخِرَةَ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ سَعِیْدٌ ابْنُ مَنْصُوْرٌ [سنن سعید بن منصور القسم الثانی من المجلد الثالث حدیث رقم: ٢٩٦٨]۔ صَحِیْحٌ سَیَاتِیْ شَاھِدُهٗ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگِ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز

پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔

حدیث نمبر۱۸۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ ﷺ: قَتْلَایَ وَقَتْلیٰ مُعَاوِيَةَ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ١٦٠٤٤، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٥٩٢٧]۔ قَالَ الْهَيْثَمِیُّ وَرِجَالُهٗ وُثِّقُوْا وَفِیْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

حدیث نمبر۱۹۔ عَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اِنَّ هٰهُنَا نَاساً يَشْهَدُوْنَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَالَ: لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَنْ فِی النَّارِ؟ رَوَاهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْإِسْتِيْعَاب [الاستيعاب صفحة ٦٧٩]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابوسعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

حدیث نمبر۲۰۔ عَنْ اَبِی الْبُخْتَرِیِّ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ ﷺ عَنْ اَهْلِ الْجَمَلِ أَمُشْرِكُوْنَ هُمْ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوْا قِيْلَ أَمُنَافِقُوْنَ هُمْ؟ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا قِيْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِی [السنن الكبرىٰ للبيهقی ١٧٣/٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَتَائِيْدُهٗ فِیْ كُتُبِ الرَّوَافِض اَيْضاً

ترجمہ: ابوبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا

، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا: وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

حدیث نمبر ۲۱۔ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے کہا مجھ سے کشتی لڑیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا میں تم سے کشتی لڑتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے دعا دی کہ معاویہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔ حضرت امیر معاویہ نے اس سے کشتی لڑی اور اسے بچھاڑ دیا۔ مولا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں معاویہ سے کبھی جنگ نہ لڑتا (الخصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹، ازالۃ الخفاء جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)۔

حدیث نمبر ۲۲۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اختلاف کے دنوں میں شہنشاہِ روم نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی علاقے میں مداخلت شروع کر دی تو حضرت امیر معاویہ نے روم کے بادشاہ کو خط لکھا کہ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو میں اپنے چچازاد بھائی علی سے صلح کرلوں گا اور ہم دونوں مل کر تمہیں تمہارے گھر سے بھی نکال دیں گے اور تیرے لیے زمین تنگ کر کے رکھ دیں گے۔ شہنشاہِ روم خوف زدہ ہو گیا اور صلح پر مجبور ہو گیا (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۲۶، تاج العروس جلد ۷ صفحہ ۲۰۸)۔

حدیث نمبر ۲۳۔ جب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو قتل کا یہ منصوبہ تین افراد کے خلاف تیار کیا گیا تھا۔ حضرت سیدنا علی، حضرت عمرو بن عاص اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم۔ حضرت عمرو بن عاص صاف بچ گئے، امیر معاویہ زخمی ہوئے اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم شہید کر دیے گئے (البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۱۳)۔ اس واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ یہ تینوں ہستیاں ایک جان تھیں اور ان کا دشمن مشترک تھا۔

تابعین کے ارشادات (مقطوع احادیث)

حدیث نمبر ۲۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب

میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ابو بکر اور عمر آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ اسی دوران علی اور معاویہ کو بلایا گیا اور دونوں کو ایک کمرے میں داخل کر دیا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ میں غور سے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر میں حضرت علی باہر تشریف لے آئے۔ اور وہ فرما رہے تھے ربِ کعبہ کی قسم میرے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر میں حضرت امیر معاویہ بھی باہر تشریف لے آئے اور فرمایا ربِ کعبہ کی قسم میری بخشش ہو گئی (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۷)۔

حدیث نمبر ۲۵۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک قمیض پہنائی تھی اور ان کے پاس نبی کریم ﷺ کی وہ قمیض، چادر، ناخن اور بال مبارک بھی موجود تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حضور والی قمیض کا کفن پہنا کر آپ والی چادر میں لپیٹ کر، ناخن اور بال مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیے جائیں اور مجھے اللہ کے حوالے کر دیا جائے (الاستیعاب صفحہ ۶۸۷، الاکمال فی عقب المشکوٰۃ صفحہ ۶۱۷، ومثلہ فی اسد الغابہ ۴/ ۳۸۷، نبراس صفحہ ۳۰۷، البدایہ والنہایہ ۸/ ۱۴۸)۔

حدیث نمبر ۲۶۔ مشہور و معروف تابعی حضرت محمد بن سیرین رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ سجدے میں پڑ گئے اور باری باری اپنے رخسار زمین پر رکھ کر رونے لگے اور دعا فرمائی کہ اے اللہ میری مغفرت فرما دے، میری خطاؤں سے درگزر فرما، تو وسیع مغفرت والا ہے اور خطا کاروں کیلیے تیرے سوا کہیں پناہ نہیں۔ آپ اپنے گھر والوں کو تقوے کی وصیت کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۹۔ ۱۵۰)۔

حدیث نمبر ۲۷۔ امام زہری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید ابنِ مسیّب رحمت اللہ علیہ سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا اے زہری سن لے۔ جو شخص ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کی محبت پر مرا، اور اس نے گواہی دی کہ عشرہ مبشرہ جنتی ہیں اور امیر معاویہ سے رحم دلی کا رویہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کا ذمہ دار

ہے کہ اس سے حساب نہ مانگے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۶)۔

حضرت ابوتوبہ حلبی قدس سرہ نے تنبیہہ فرمائی ہے کہ حضرت امیر معاویہ ﷛ کی مثال صحابہ کرام کیلیے ایک پردے جیسی ہے۔ جس شخص نے آپ پر زبان درازی کردی، اس کی جھجک اتر گئی اور اس کیلیے باقی صحابہ پر زبان درازی کا دروازہ کھل گیا (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۷)۔

شیعہ کی کتب سے تائید

(۱)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيرِ لَنَا لٰكِنَّا رَأَيْنَا إِنَّا عَلىٰ حَقٍّ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ عَلىٰ حَقٍّ [قرب الاسناد ۱/۴۵]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کر ان سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور انکے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

(۲)۔ إِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يُنْسِبُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ إِلَى الشِّرْكِ وَ لَا إِلَى النِّفَاقِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هُمْ إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا [قرب الاسناد ۱/۴۵]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

(۳)۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَ بَدءُ اَمرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَالقَومُ مِن اَهلِ الشَّامِ، وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ، وَدَعوَتَنَا وَاحِدَةٌ، وَلَا نَستَزِيدُهُم فِي الإِيمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصدِيقِ بِرَسُولِهٖ، وَلَا يَستَزِيدُونَنَا، اَلاَمرُ وَاحِدٌ إِلَّا مَا اختَلَفنَا فِيهِ مِن دَمِ عُثمَانَ، وَنَحنُ مِنهُ بَرَاءٌ: نَهجُ البَلَاغَةِ [مکتوب رقم ۵۸]۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی

ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے معاملہ سو فیصد برابر تھا، اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

محدثین کے اقوال

۱۔ محدثین علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی حدیث کی کتابوں میں فضائل معاویہ اور ذکرِ معاویہ کے نام سے باب قائم فرمائے ہیں جن میں سے بہت سی احادیث آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

۲۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے کسی نے سیدنا علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی یہ ایک قوم ہے جو تم سے پہلے گزر چکی ہے، انکے اعمال انکے لیے تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ انکے اعمال کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۷)۔

و قيل لاحمد ابن حنبل هل يقاسُ باصحاب رسول الله احد قال معاذ الله قيل فمعاوية افضل من عمر بن عبد العزيز؟ قال اى لعمرى قال النبى خير الناس قرنى [السنة للخلال : ٦٦٢ وقال اسناده صحيح]۔

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر قیاس کیا جا سکتا ہے؟ تو فرمایا: معاذ اللہ۔ کہا گیا تو پھر حضرت معاویہ افضل ہوئے حضرت عمر بن عبد العزیز سے؟ فرمایا ہاں میری جان کی قسم! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے۔

۳۔ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من شتم احدا من اصحاب النبى ﷺ ابابكر او عمر او عثمان او عليا او معاوية او عمرو بن العاص ، فان قال كانوا على ضلال و كفر قتل ، وان شتمهم بغير هذا من

مشاتمة الناس نكل نكالا شديدا یعنی جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی، معاویہ، عمرو ابن العاص میں سے کسی کو گالی دی تو دیکھا جائے گا کہ اگر اس نے انہیں گمراہ اور کافر کہا تو اسے قتل کیا جائے گا اور اگر اس نے صرف گالی دی ہے تو اسے ذلت آمیز سزا دی جائے گی (الشفاء جلد ۲ صفحہ ۲۶۷)۔

۴۔ علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے کئی مناقب اپنی کتاب الاستیعاب کے صفحہ ۶۷۶ سے لے کر ۶۸۰ تک بیان فرمائے ہیں جن میں سے چند ایک مناقب ہم نے اس رسالے میں متعدد مقامات پر بیان کر دیے ہیں۔

۵۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: لما صالح الحسن واجتمع عليه الناس فسمى ذلک العام عام الجماعة یعنی جب حضرت امیر معاویہ نے امام حسن کے ساتھ صلح فرمائی اور تمام لوگ متحد ہو گئے تو اس سال کا نام جماعت کا سال رکھا گیا (الاصابہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۵۶)۔

۶۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام حسن رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمانا امیر معاویہ کی امارت کے صحیح ہونے کا ثبوت ہے (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۹۷)۔

۷۔ حضرت ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: پرانے بزرگوں نے ان جنگوں کے بارے میں خاموش رہنے کو پسند فرمایا ہے اور نصیحت کی ہے کہ تِلْکَ دِمَاءٌ طَهَّرَ اللّٰهُ عَنْهَا اَيْدِيْنَا فَلَا نُلَوِّثُ بِهَا اَلْسِنَتَنَا یعنی جن لوگوں کے خون سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، ان کی غیبت کر کے ہم اپنی زبانوں کو ناپاک کیوں کریں (مرقاۃ جلد ۱۱ صفحہ ۳۷۹)۔

۸۔ علامہ ابنِ حجر مکی رحمت اللہ علیہ نے ایک مکمل کتاب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھی ہے جس کا نام تطہیر الجنان ہے۔

۹۔ حضرت علامہ احمد شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ وَمَنْ يَّكُوْنُ

يَطْعَنُ فِيْ مُعَاوِيَةَ فَذَالِكَ كَلْبٌ مِنْ كِلَابِ الْهَاوِيَةِ یعنی جو امیر معاویہ ﷜ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے (نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۴۳۰)۔

۱۰۔ امام اہل سنت حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمت اللہ علیہ امام حسن اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح والی حدیثِ بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں: وبه ظهر ان الطعن على الامير معاوية طعن على الامام المجتبى بل على جده الكريم ﷺ بل على ربه عزوجل الخ یعنی اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ امیر معاویہ ﷜ پر طعن دراصل امام حسن مجتبیٰ پر طعن ہے بلکہ ان کے جدِ کریم ﷺ پر طعن ہے، بلکہ انکے رب عزوجل پر طعن ہے اس لیے کہ مسلمانوں کی باگ ڈور کسی غلط آدمی کے ہاتھ میں دینا اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت ہے اور اگر سیدنا امیر معاویہ غلط ہیں جیسا کہ طعن کرنے والے کہہ رہے ہیں تو پھر اس خیانت کے مرتکب معاذ اللہ امام حسن مجتبیٰ ﷜ ٹھہریں گے اور رسول اللہ ﷺ کی اس خیانت پر رضا لازم آئے گی اور یہ وہ ہستی ہے جس کی شان میں وما ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحي يوحى وارد ہے۔ یہ جملے اس شخص کو فائدہ دیں گے جس کے لیے اللہ نے ہدایت کا ارادہ فرما لیا ہے (المستند المعتمد صفحہ ۱۹۹)۔

۱۱۔ علامہ ابنِ حجر عسقلانی نے فتح الباری میں، علامہ قسطلانی نے ارشاد الساری میں، علامہ کرمانی نے شرح کرمانی میں اور بے شمار محدثین نے اپنی اپنی کتب میں امیر معاویہ ﷜ کی شان بیان فرمائی ہے اور ان پر زبان درازی سے منع فرمایا ہے۔ علیہم الرحمۃ والرضوان۔

صوفیاء کے اقوال

۱۔ اس سے پہلے (۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خواب اور (۲) حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی رحمت اللہ علیہ کا واقعہ بیان ہو چکا ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت امیر معاویہ افضل ہیں یا حضرت عمر بن عبدالعزیز؟ آپ نے فرمایا کہ امیر معاویہ کے گھوڑے کی ناک

میں جمنے والی مٹی بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۶)۔

۴۔ حضرت امیر معاویہ ﷺ ساری زندگی سیدنا امامِ حسن اور سیدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں وظیفہ پیش کرتے رہے اور یہ دونوں شہزادے بخوشی اُسے قبول فرماتے رہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سیدنا امامِ حسین ﷺ کے پاس ایک ضرورت مند اپنی حاجت لے کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ ہمارا رزق راستے میں ہے۔ تھوڑی دیر میں دینار کی پانچ تھیلیاں حضرت امیر معاویہ کی طرف سے پہنچ گئیں۔ ہر تھیلی میں ایک ہزار دینار تھے۔ قاصد نے عرض کیا کہ امیر معاویہ دیر سے وظیفہ پیش کرنے پر معذرت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ پانچوں تھیلیاں ضرورت مند کو دے دیں اور اتنی دیر بٹھائے رکھنے پر معذرت چاہی (کشف المحجوب صفحہ ۷۷)۔

۵۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خلفاء امراء اور صالحین کی وفات کے حالات میں سیدنا امیر معاویہ ﷺ کا ذکرِ خیر فرمایا ہے، آخری وقت میں آپ کا تسبیح اور ذکر کرنا اور اللہ کی بارگاہ میں عاجزی کرنا اور حضور کریم رؤف رحیم ﷺ کے تبرکات کے ساتھ کفن دینے کی وصیت کرنا اور اولیاءِ کاملین کی طرح رقاق ظاہر کرنا تفصیل کے ساتھ نقل فرمایا ہے لما حضرت معاویۃ ابن ابی سفیان الوفاۃ الخ (احیاء العلوم صفحہ ۱۹۶۱)۔

۶۔ حضور سیدنا غوثِ اعظم رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: رہا امیر معاویہ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کا معاملہ، تو وہ بھی حق پر تھے اس لیے کہ وہ خلیفہ مظلوم کے خون کا بدلہ لینا چاہتے تھے اور قاتل حضرت علی ﷺ کے لشکر میں موجود تھے۔ پس ہر فریق کے پاس جنگ کے جواز کی ایک وجہ موجود تھی۔ لہٰذا ہمارے لیے سکوت اس سلسلہ میں سب سے اچھی بات ہے، ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دینا چاہیے۔ وہ سب سے بڑا حاکم اور بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔ ہمارا کام تو یہ ہے کہ ہم اپنے عیوب پر نظر ڈالیں اور دلوں کو گناہوں کی چیزوں سے اور اپنی ظاہری حالتوں کو تباہی انگیز کاموں سے پاک اور صاف رکھیں (غنیۃ الطالبین صفحہ ۱۸۶)۔

۷۔ حضرت مولینا جلال الدین رومی رحمت اللہ علیہ نے مثنوی شریف میں حضرت امیر

معاویہ ؓ کا نہایت ایمان افروز واقعہ شعروں میں لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیطان نے حضرت امیر معاویہ کو نماز کے وقت تھپکیاں دے کر سلا دیا۔ جب وہ جاگے تو نماز کا وقت گزر چکا تھا۔ آپ نماز کے قضاء ہونے پر سخت روئے اور پشیمان ہوئے۔ دوسرے دن شیطان نے انہیں بروقت جگا دیا۔ آپ نے شیطان سے پوچھا کہ تم تو لوگوں کو غافل کرنے پر لگے ہوئے ہو، آج تم نے مجھے نماز کیلیے کیسے جگا دیا؟ شیطان نے کہا کل نماز کے قضاء ہونے پر آپ اتنا روئے اور پشیمان ہوئے کہ اللہ نے آپکو نماز پڑھنے سے بھی زیادہ اجر دے دیا۔ آپ کو ملنے والا وہ اجر دیکھ کر میں نے سوچا کہ آپکو غافل کرنے سے بہتر ہے کہ آپ نماز ہی پڑھ لیں۔ اس کیلیے مولانا روم علیہ الرحمۃ نے یہ عنوان قائم کیا ہے: بیدار کردنِ ابلیس حضرت امیر المومنین معاویہ را کہ برخیز کہ وقتِ نماز است یعنی ابلیس کا امیر المومنین معاویہ کو جگانا کہ اٹھو نماز کا وقت ہے (مثنوی معنوی مولانا روم دفتر دوم صفحہ ۲۴۸)۔

۸۔ ایک اللہ کے ولی نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ کے پاس ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور معاویہ موجود تھے۔ راشد الکندی نامی ایک شخص آیا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ شخص ہم میں نقص نکالتا ہے۔ کندی نے کہا یا رسول اللہ میں ان سب میں عیب نہیں نکالتا بلکہ صرف اس ایک میں عیب نکالتا ہوں۔ اس نے حضرت امیر معاویہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک نیزہ پکڑا اور معاویہ کو دے دیا اور فرمایا یہ اس کے سینے میں مارو۔ انہوں نے اسے نیزہ مار دیا۔ میری آنکھ کھل گئی۔ صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ راشد کندی کو رات کے وقت سچ مچ کسی نے مار دیا ہے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۴۷)۔

۹۔ حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت امیر المومنین علی ؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم سے بغاوت کرنے والے ہمارے بھائی ہیں۔ یہ لوگ نہ کافر ہیں نہ فاسق۔ کیونکہ انکے پاس تاویل موجود ہے جو انہیں کافر

اور فاسق کہنے سے روکتی ہے۔ اہل سنت اور رافضی دونوں حضرت امیر المومنین علی ﷜ کیساتھ لڑائی کرنے والوں کو خطاء پر سمجھتے ہیں اور دونوں حضرت امیر کے حق پر ہونے کے قائل ہیں لیکن اہل سنت حضرت امیر سے جنگ کرنیوالوں کے حق میں محض خطا کے لفظ سے زیادہ سخت لفظ استعمال کرنا جائز نہیں سمجھتے اور زبان کو انکے طعن و تشنیع سے بچاتے ہیں اور حضرت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہونے کا حیاء کرتے ہیں (مکتوباتِ امام ربانی جلد۲ صفحہ ۹۵ مکتوب نمبر ۳۶)۔

۱۰۔ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم ترین صوفی بزرگ ہیں اور حضور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ کے نظریات کے زبردست پرچارک ہیں۔ آپ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب الیواقیت والجواھر میں ایک سرخی قائم فرمائی ہے۔ وہ سرخی یہ ہے۔ فِیْ بَیَانِ وُجُوْبِ الْکَفِّ عَمَّا شَجَرَ بَیْنَ الصَّحَابَۃِ وَ وُجُوْبِ اِعْتِقَادِ اَنَّھُمْ مَاجُوْرُوْن یعنی صحابہ کے باہمی جھگڑوں کے بارے میں زبان کو لگام دینا واجب ہے اور ان سب کے ماجور ہونے کا اعتقاد واجب ہے۔

اس عنوان کے تحت آپ نے زبردست بحث فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر بعض تاریخ دانوں کی خلافِ تحقیق باتوں پر کان نہیں دھرنے چاہییں اور تاریخ پڑھتے وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مرتبے اور مقام کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اسلیے کہ صحابہ کا مرتبہ قرآن وسنت سے ثابت ہے جب کہ تاریخ محض کچی پکی باتوں کا مجموعہ ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ﷜ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ تِلْکَ دِمَاءٌ طَھَّرَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا سُیُوْفَنَا فَلَا نَخْضِبُ بِھَا اَلْسِنَتَنَا یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے خون سے ہماری تلواروں کو بچالیا ہے تو ہم اپنی زبانوں کو ان کی غیبت کر کے کیوں گناہ گار کریں۔ یہی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین اپنے کندھوں پر لادا اور ہم تک پہنچایا۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کی طرف سے ایک لفظ بھی اگر پہنچا ہے تو انہی کے واسطے سے پہنچا ہے۔ لہٰذا جس نے صحابہ پر طعن کیا اس نے اپنے دین پر طعن کیا۔ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کے درمیان ہونے والی غلط فہمیوں

کا معاملہ نہایت نازک اور دقیق ہے۔اس میں رسول اللہ ﷺ کے بغیر کوئی شخص فیصلہ دینے کی جرأت نہ کرے۔اسلیے کہ یہ مسئلہ حضور کی اولاد اور حضور کے صحابہ کا ہے۔آگے کمال الدین بن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ لیس المراد بما شجر بین علی ومعاویة المنازعة فی الامارة کما توهمه بعضهم وانما المنازعة کانت بسبب تسلیم قتلة عثمانؓ الی عشیرته لیقتصوا منهم الی آخـــره یعنی علی اور معاویہ کے درمیان جو برادرانہ جھگڑا ہوا اس سے مراد حکومت کی خاطر جنگ لڑنا نہیں ہے جیسا کہ بعض شیعہ کو وہم ہوا ہے۔یہ جھگڑا محض اس بات کا تھا کہ عثمان ؓ کے قاتلوں کو انکے رشتہ داروں کے حوالے کردیا جائے تاکہ وہ قصاص لے سکیں۔علی ؓ کی رائے یہ تھی کہ انکو گرفتار کرنے میں تاخیر کرنا بہتر ہے۔اس لیے کہ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ حضرت علی ؓ کے لشکر میں گڈمڈ ہو چکے تھے۔ایسی صورتِ حال میں قاتلوں کو گرفتار کرنا حکومت کو ہلا کر رکھ دینے کے مترادف تھا، اس لیے کہ جنگِ جمل کے دن جب سیدنا علی ؓ نے سیدنا عثمان ؓ کے قاتلوں کو فوج سے نکل جانے کا حکم دیا تھا تو ان میں سے بعض ظالموں نے امام علی کے خلاف خروج کرنے اور انہیں قتل کرنے کا عزم کرلیا تھا۔اس کے برعکس حضرت معاویہ ؓ کی رائے یہ تھی کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کرنا چاہیے۔اب یہ دونوں ہستیاں مجتہد ہیں اور دونوں کو اجر ملے گا (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۴۵)۔

۱۱۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وکان من المؤلفة قلوبهم ثم حسن اسلامه وکان احد الکتاب لرسول اللہ ﷺ یعنی پہلے ان کے قلب کی تالیف ہوئی، پھر ان کے اِسلام میں حسن آگیا، اور آپ ؓ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۵۲)۔

۱۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: باید دانست کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما یکے از اصحاب آں حضرت ﷺ بود و صاحب فضیلت جلیلہ در زمرہ صحابہ

رضوان اللہ علیہم زنہار در حق او سوء ظن نکنی و در ورطہ سب او نہ افتی تا مرتکب حرام نشوی یعنی جاننا چاہیے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک ہیں اور جلیل القدر فضیلت کے مالک ہیں، تم کبھی بھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور انہیں برا بھلا کہنے کی مصیبت میں مبتلا نہ ہونا ورنہ تم حرام کے مرتکب ہو جاؤ گے (ازالۃ الخفاء جلد ا صفحہ ۱۴۶)۔

۱۳۔ حضرت علامہ عبدالعزیز پرھاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس علم لدنی تھا۔ آپ کسی استاد کے پاس نہیں پڑھے تھے۔ آپ نے حضرت امیر معاویہ ﷺ کی شان میں ایک مکمل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس کا نام ہے "ناہیہ عن ذم معاویہ"۔ نیز اپنی کتاب نبراس میں لکھتے ہیں: ان معاوية ﷺ من كبار الصحابة ونجبائهم ومجتهديهم ولو سلم من صغارهم فلا شك فى انه دخل فى عموم الاحاديث الصحيحة الواردة فى تشريف الصحابة رضى الله عنهم بل قد ورد فيه بخصوصه احاديث كقوله عليه الصلوٰة والسلام اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به رواه الترمذى وقوله عليه السلام اللهم علم معاوية الحساب والكتاب وقه العذاب رواه احمد وما قيل من انه لم تثبت فى فضله حديث فمحل نظر الخ یعنی حضرت معاویہ ﷺ کبار صحابہ میں سے ہیں، آپ نجیب اور مجتہد صحابی ہیں، اگر آپ کو چھوٹا صحابی بھی مانا جائے تو آپ بلاشبہ ان احادیث کے عموم میں داخل ہیں جو صحابہ کی شان میں وارد ہوئی ہیں جبکہ آپکے حق میں خصوصی احادیث بھی موجود ہیں جیسے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانا کہ اے اللہ معاویہ کو ہادی مہدی بنا اور اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے (ترمذی)۔ اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانا اے اللہ معاویہ کو حساب اور کتاب سکھا اور اسے عذاب سے بچا (احمد) اور یہ جو کسی نے کہہ دیا ہے کہ آپکی شان میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے تو یہ بات قابل قبول نہیں ہے۔ سلف صالحین کے سامنے جب کوئی امیر معاویہ کو برا بھلا کہتا تو وہ غضب ناک ہو جاتے تھے۔ اور ابن عباس ﷺ کو کہا گیا کہ معاویہ ایک وتر پڑھتا ہے تو

آپ نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو وہ فقیہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے(بخاری) اور ایک آدمی نے خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز کے سامنے آپکو گالی دی تو انہوں نے اسے کوڑے مروائے اور ایک اور آدمی نے کہا یزید آخری امیر المومنین ہے، آپ نے اسے بھی کوڑے مروائے۔امام جلیل عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما؟ آپ نے فرمایا معاویہ نے جب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد تھا تو انکے گھوڑے کی گرد بھی عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہے۔ہم نے اس موضوع پر ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس کا نام ''الناهيه عن ذم معاويه'' ہے(نبراس صفحہ ۳۳۰)۔

۱۴۔ وقد سئل عبد اللّٰه بن المبارک عن معاوية وعمر بن عبد العزيز أيهما أفضل؟ فقال الغبار الذى دخل أنف فرس معاوية أفضل عند اللّٰه من مائة عمر بن عبد العزيز فقد صلى معاوية خلف رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقرأ : اهدنا الصراط المستقيم فقال معاوية : آمين (روح المعانی جزء۲۰ صفحہ ۴۹۷ زیر آیت وآخرین منہم)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مبارک تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ فرمایا: وہ غبار جو معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا تھا، اللہ کے نزدیک عمر بن عبدالعزیز جیسے ۱۰۰ آدمیوں سے بھی افضل ہے۔معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے فرمایا: اهدنا الصراط المستقيم اور معاویہ نے کہا آمین۔

۱۵۔ حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ ﷛ جو متقی اور اکابر صحابہ میں سے ہیں کے حق میں بغض وحسد رکھنا اور بدگمانی کرنا سراسر شقاوت ہے(مقابیس المجالس صفحہ ۱۰۱۶)۔

۱۶۔ ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب فقیہ اعظم حضرت پیر سائیں مفتی محمد قاسم مشوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اہل سنت وجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷛ تمام صحابہ سے افضل ہیں،

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان سے افضل سمجھنا گمراہی اور مذہبِ اہل سنت سے خروج ہے۔ اسی طرح کسی بھی صحابی بالخصوص حضرت امیر معاویہ ﷜ پر طعن کرنا اسلام پر جرح کو مستلزم ہے اور نصوصِ قطعیہ کے انکار کے مترادف ہے۔ **وھو تعالیٰ اعلم کتبہ الفقیر محمد قاسم عفی عنہ**

۱۷۔ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

سیدنا علی ﷜ اور سیدنا معاویہ ﷜ کے باہمی نزاع کو ہم متشابہات کے درجہ میں رکھیں گے۔ ہمارے لیے مناسب نہیں کہ ہم ان کے مرتبہ اور ان کی عظمت میں کسی قسم کا شک کریں اور کیونکر کریں جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ اور فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ البتہ حضرت علی ﷜ کی افضلیت حضرت معاویہ ﷜ پر ایک مسلم اور محکم امر ہے جس میں کوئی شک نہیں لیکن ہم مفضول علیہ کی فضیلت کا بھی انکار نہیں کرتے اور یاد رکھیں کہ وہ تمام روایات جو اس نزاع کی تفصیل میں وارد ہیں وہ یا تو طبری مؤرخ سے مروی ہیں جو اسماء الرجال کی کتب کی تصریح کے مطابق مردود الروایت ہے اور ابن جریر طبری بلا شبہ شیعہ ہے۔ البتہ ابن جریر طبری مفسر ثقہ (معتبر) لوگوں سے ہے۔ یا وہ روایات ابن قتیبہ سے ہیں، جو الامامۃ والسیاسۃ کا مصنف ہے جو سراسر جھوٹا اور مفتری ہے یا پھر وہ روایات مؤرخ واقدی سے مروی ہیں تو وہ بھی اسی طرح کا ہے کہ نہ اس سے کوئی روایت لیتے ہیں نہ ہی اس کی روایت پر اعتماد کرتے ہیں اور یہ امر یقینی ہے کہ اس نزاع کے متعلق مروی روایات میں من گھڑت روایات بیان کرنے والوں اور کذاب لوگوں کا کافی دخل ہے تو ہم ان کی روایات پر کیسے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا معاویہ ﷜ بلا شک وشبہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہیں اور بے شک وہ کاتبِ وحی ہیں اور ام المومنین (ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بھائی ہیں اور یقیناً شام وعراق سے یہود کے فتنوں کا قلع قمع کرنے والے ہیں کہ ان کی حکمتِ عملی نے آتش

کدہ عجم کو بجھا کر رکھ دیا جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔تم پر لازم ہے کہ اولیاء اللہ کے ساتھ اعتقاد رکھو اور ان کا مسلک اختیار کرو (انوارِ قمریہ صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰)۔

۱۸۔ ابنِ عسا کر نے ابوزرعہ رازی سے روایت کیا ہے کہ ان سے ایک آدمی نے کہا کہ میں معاویہ سے بغض رکھتا ہوں۔انہوں نے کہا کس وجہ سے؟ اس نے کہا اس لیے کہ اس نے علی سے جنگ لڑی تھی۔ابوزرعہ نے فرمایا تیرا خانہ خراب، معاویہ کا رب رحیم ہے اور معاویہ سے جنگ کرنے والا علی کریم ہے۔تمہیں ان دونوں کے درمیان پنگا لینے کی کیا ضرورت ہے (البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۳۷)۔

☆......☆

نوٹ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں اور آپ پر وارد کیے جانے والے اعتراضات کے رد میں مندرجہ ذیل کتب لکھی جا چکی ہیں۔

کتاب	مصنف
۱۔تطہیر الجنان	حضرت علامہ ابن حجر مکی
۲۔الناہیہ عن ذم معاویہ	حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی
۳۔النار الحامیہ لمن ذم معاویہ	حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی
۴۔سیدنا امیر معاویہ	مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی
۵۔دشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب
۶۔فضائلِ امیر معاویہ	حضرت علامہ غلام محمود ہزاروی علیہم الرحمۃ
۷۔سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	حضرت علامہ پیر سید محمد عرفان شاہ مشہدی

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ